سوال

(154) ہم غیر اسلامی ممالک میں پڑھاتے یں اور اپنی نقدی بنکوں میں رکھتے ہیں کیا ہم اس پر فائدہ لے سکتے ہیں یا ہم باطل کی اعانت کرتے ہوئے اسے چھوڑدیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم غیر مسلموں کے ملکوں میں رہتے ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے ہمیں وافر مال ودولت سے نوازا ہے۔ جس کی حفاظت ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ اس مال کو کسی امریکی بنک میں رکھیں۔ لہٰذا ہم سود لیے بغیر اپنی رقوم ان بنکوں میں رکھتے ہیں۔ بنکوں والے اس بات پر بہت خوش ہیں اور ہمیں بے وقوف ہونے کا طعنہ دیتے ہیں۔ کیونکہ ہم جو سودی رقم ان کے ہاں چھوڑ دیتے ہیں، اسے وہ عیسائیت کی نشر واشاعت پر صرف کرتے ہیں ... جبکہ یہ مال مسلمانوں کا ہوتا ہے۔

میرا سوال یہ ہے کہ ہم اس مال سے خود کیوں نہ فائدہ اٹھائیں۔ اس سے مسلمان فقراء کی مدد کریں یا مساجد اور اسلامی مدارس تعمیر کریں۔ اگر کوئی مسلمان یہ فائدہ لے لے تو کیا وہ گنہگار ہوگا جبکہ وہ اس مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کردے۔ جیسے مجاہدین کو چندہ دے دے۔ (محمد۔ ع۔ ی۔ امریکہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سودی بنکوں میں اپنی رقوم رکھنا ناجائز ہے۔ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ اس بنک کو قائم کرنے والے مسلم ہیں یا غیر مسلم۔ کیونکہ اس کام میں گناہ اور سرکشی پر اعانت ہے اگرچہ سود نہ لیا جائے۔ لیکن جب کوئی شخص رقم کی حفاظت کے لیے یہ کام کرنے پر مجبور ہو اور سود نہ لے تو ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں :

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ١١٩ ... الأنعام

''اور جو کچھ اللہ نے تم پر حرام کیا ہے، اسے کھول کر بیان کر دیا ہے۔ الا یہ کہ تم کسی بات پر مجبور ہو جاؤ۔''

اور اگر سود لیتا ہے تو یہ کبیرہ گناہ ہے۔ کیونکہ سود بڑے بڑے گناہوں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی کتاب کریم میں اور اپنے امین رسول ﷺ کی زبان پر حرام قرار دیا ہے اور بتلایا کہ مٹا دینے کی چیز ہے اور جو شخص اس کے در پے ہوا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جنگ کی۔ مالدار لوگ یہ کر سکتے ہیں کہ وہ اپنے اموال سے نیکی اور احسان کی راہوں میں اور مجاہدین کی مدد میں خرچ کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کام پر اجر عطا فرمائے گا اور اس سے عوض عطا فرمائے گا۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں :

الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ٢٧٤ ... البقرة

''جو لوگ اپنے اموال رات کو اور دن کو، خفیہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں تو اللہ کے ہاں ان کے لیے اجر ہے۔ انہیں نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

نیز فرمایا :

وَمَآ أَنفَقتُم مِّن شَيۡءٍ فَهُوَ يُخۡلِفُهُۥ ۖ وَهُوَ خَيۡرُ ٱلرَّٰزِقِينَ ٣٩ ... سبا

''جو کچھ تم خرچ کرو گے تو اللہ اس کا عوض عطا فرمائے گا اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔''

یہ آیات زکوۃ وصدقات سب کو عام ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا :

((ما نقص مال من صدقة، وما زاد الله عبدا بعفو الا عزا، وما تواضع احد لله الا رفعه))

''صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا اور جو شخص معاف کر دے اللہ تعالیٰ اس کی عزت ہی بڑھاتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی خاطر تواضع سے پیش آئے، اللہ اسے بلند کر دیتا ہے۔''

نیز یہ بھی آپ ﷺ کی صحیح حدیث سے ثابت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا :

((ما من يوم يصبح فيه الناس الا ينزل فيه ملكان : احدهما يقول : اللهم اعط منفقا خلفا والثاني ويقول اللهم اعط ممسكا تلفا))

'کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ اس میں صبح کو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے۔ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو عطا فرما۔ اور دوسرا کہتا ہے۔ اے اللہ! بخیل کے مال کو غارت کر۔''

نیکی کے کاموں میں اور حاجت مندوں پر خرچ کرنے کی فضیلت میں آیات واحادیث بہت زیادہ ہیں۔ لیکن اگر صاحب مال سودی رقم لیتا ہے، خواہ لاعلمی کی بنا پر لے یا نرم روی کی بنا پر، پھر اللہ اسے نیک بختی کی راہ دکھلا دے تو وہ ایسے مال کو نیکی اور بھلائی کے کاموں میں صرف کر دے اور اپنے پاس ایسے مال سے کچھ نہ رکھے کیونکہ سود جس مال میں مل جائے اسے بھی مٹا دے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

يَمۡحَقُ ٱللَّهُ ٱلرِّبَوٰاْ وَيُرۡبِي ٱلصَّدَقَٰتِ ٢٧٦ ... البقرة

''اللہ تعالیٰ سود (کا زور) توڑتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔''

اور توفیق دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ